اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ... بیرون ہند سالانہ ...

قیمت ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

خطبہ جمعہ

روزنامہ

الفضل

قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | ۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۳ مئی ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۰۹

خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پُرمسرت تقریب

صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی شادی

قادیان ۱۱ مئی ۔ جماعت احمدیہ میں یہ خبر نہایت ہی خوشی اور مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی ۔ کہ آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بی اے بیرسٹرایٹ لاء ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا نکاح سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ بنت جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم ۔ اے خلف حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا ۔ اور نہایت پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا ؁

اعلان نکاح اور دُعا کے بعد دف بجایا گیا ۔ اور چھوہارے تقسیم کئے گئے ؁

اس تقریب سعید پر ہم جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ۔ حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور اُن کے حرم محترم ۔ جناب مرزا عزیز احمد صاحب کی خدمت میں بالخصوص اور دیگر ممبران خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں صمیم قلب سے ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے دُعا کرتے ہیں ۔ کہ خدا تعالیٰ اس تقریب کو اسلام اور احمدیت کے لئے برکات کا موجب بنائے ۔ آمین ؁

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ مئی سنہ ۱۹۳۹ء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

آج ۱½ بجے بذریعہ کار نواب ملک عطا محمد خان صاحب لغاری آئی سی ایس لدھیانہ ابن سر جمال خان صاحب لغاری تمندار چوٹی ضلع ڈیرہ غازی خان معہ بیگم صاحبہ مرزا مظفر احمد صاحب آئی۔ سی۔ ایس کی شادی پر مبارکباد کہنے کے لئے تشریف لائے۔

کل ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ کے والد حکیم مہربان علی شاہ صاحب ساڈھورہ ضلع انبالہ کا بعمر ۸۰ برس انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج دس بجے صبح جنازہ پڑھایا۔ اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ (۲) راجہ سید اکبر صاحب اپنے وطن کہوٹہ ضلع راولپنڈی میں ۹ مئی کی درمیانی شب کو ۶۵ برس کی عمر میں فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی لاش بھی آج یہاں بذریعہ لاری لائی گئی اور مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئی۔ احباب مرحومین کی ترقی درجات کے لئے دعا کریں۔

جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے گزارش

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد مبارک کے مطابق تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے غیر احمدی دوستوں کے طبقہ میں اخبارات جاری کرنے کی تجویز ہے جس سے امید واثق ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سعید الفطرت اصحاب کی طبائع میں نمایاں تبدیلی ہوگی۔ لیکن اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کے تعاون کی ضرورت ہے۔ امید ہے احباب خلوص دل سے مدد فرمائیں گے۔ اور مندرجہ ذیل قسم کے ایڈریس کی لسٹ بہت جلد (زیادہ سے زیادہ سات دن تک) ارسال فرمائیں گے۔

(۱) معزز غیر احمدی اصحاب جن کے متعلق یقین ہو کہ اخبار سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کریں گے۔ اور دوسروں کو بھی اس سے مستفید ہونے کا موقعہ دیں گے۔ اس امر کو ملحوظ رکھا جائے کہ پتہ جات کی لسٹ علاقہ کے چیدہ چیدہ مقامات پر مشتمل ہو تاکہ تبلیغ سارے علاقہ میں پھیل سکے۔

(۲) ایسی لائبریریاں جہاں لوگ کثرت سے مطالعہ کے لئے جاتے ہوں

(۳) سکولوں اور کالجوں کی لائبریریاں جہاں لڑکوں کے مطالعہ کے لئے ریڈنگ روم بھی ہوں

(ضروری نوٹ) ہندوستان کے صوبہ جات میں جہاں جہاں اردو زبان بولی یا سمجھی جاتی ہے۔ وہاں کے دوست بھی ان امور کی اطلاع بہت جلد بھجوائیں۔ انچارج تحریک جدید

تقریب رخصتانہ

۲۵ اپریل کو چودھری عبدالرشید صاحب تبسم بی۔ اے لاہور کی ہمشیرہ رشیدہ بیگم صاحبہ ادیب عالم کا نکاح بعوض دو ہزار روپیہ مہر ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب سب اسسٹنٹ سرجن سے ہوا۔ اور ۲۶ اپریل کو رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ یہ تقریب نہایت سادہ اور خالص اسلامی طریق پر ادا کی گئی۔ نکاح مولوی شیخ عبدالقادر صاحب مولوی فاضل نے پڑھایا۔ خدا تعالیٰ یہ تقریب مبارک کرے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے

نمبر	نام	مقام
۷۶۵	کرم داد صاحب	ضلع گجرات
۷۶۶	چودھری فتح محمد خان صاحب	ہوشیارپور
۷۶۷	غلام نبی صاحب	لاہور
۷۶۸	نعمت علی خانصاحب	کوئٹہ
۷۶۹	راج محمد صاحب	راولپنڈی
۷۷۰	کریم بھائی صاحب	"
۷۷۱	علی محمد صاحب	ضلع سیالکوٹ
۷۷۲	پیر محمد صاحب	" ہوشیارپور
۷۷۳	محمد الدین صاحب	" سیالکوٹ
۷۷۴	میاں علی محمد صاحب	" گورداسپور
۷۷۵	میاں خان صاحب	جموں
۷۷۶	فضل حق صاحب	لاہور
۷۷۷	علی صاحب	مین پور
۷۷۸	عبداللہ صاحب	"
۷۷۹	خواجہ صاحب	"
۷۸۰	اسمٰعیل صاحب	"
۷۸۱	ظہیر صاحب	"
۷۸۲	سید رجب علی شاہ صاحب	سیالکوٹ
۷۸۳	Obaidad Din Ahmad Sahib	مرشدآباد بنگال
۷۸۴	فتح خان صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۷۸۵	محمد حسین صاحب	منٹگمری
۷۸۶	غلام سرور شاہ صاحب	جہلم
۷۸۷	میاں الٰہی بخش صاحب	گورداسپور
۷۸۸	بھولی صاحبہ	"
۷۸۹	عالم بی بی صاحبہ	"
۷۹۰	کیمول صاحبہ	"
۷۹۱	محمد بی بی صاحبہ	"
۷۹۲	نواب بی بی صاحبہ	"
۷۹۳	مختار بی بی صاحبہ	"
۷۹۴	بشیراں بی بی صاحبہ	"
۷۹۵	حسن بی بی صاحبہ	"
۷۹۶	سراج بی بی صاحبہ	"
۷۹۷	اللہ رکھی صاحبہ	"
۷۹۸	عنائت بی بی صاحبہ	"
۷۹۹	بشیر احمد صاحب	ضلع گورداسپور
۸۰۰	محمد علی صاحب	"
۸۰۱	چودھری محمد کرامت صاحب	سیالکوٹ
۸۰۲	منور علی صاحب	کوہاٹ
۸۰۳	شیخ نقاب گل صاحب	"
۸۰۴	مستری بوٹا صاحب	ضلع گورداسپور
۸۰۵	نذیر احمد صاحب	" امرتسر
۸۰۶	محمد عبداللہ صاحب	" فیروزپور
۸۰۷	عبداللطیف صاحب	ٹپرہ بنگال
۸۰۸	عبدالعزیز صاحب	"
۸۰۹	عبدالحکیم صاحب	"
۸۱۰	نور النہار صاحبہ	"
۸۱۱	امینہ خاتون صاحبہ	"
۸۱۲	زبیدہ خاتون صاحبہ	"
۸۱۳	منشی برکت علی صاحب	ضلع گجرات
۸۱۴	احمد علی صاحب	ضلع گورداسپور
۸۱۵	عیدے خان صاحب	" سیالکوٹ
۸۱۶	رشید بیگم صاحبہ	" گورداسپور
۸۱۷	شیخ شوکت علی صاحب	کلکتہ
۸۱۸	عبدالرحمن صاحب	مالابار
۸۱۹	نور نعیمہ صاحبہ	سیلون
۸۲۰	رحمۃ اللہ صاحب	گورداسپور
۸۲۱	محمد شریف صاحب	"
۸۲۲	نتیازی بیگم صاحبہ	رہتک
۸۲۳	غلام محمد صاحب	گجرات
۸۲۴	طالع بی بی صاحبہ	"
۸۲۵	فاطمہ بی بی صاحبہ	"
۸۲۶	ولائت محمد صاحب	گوجرانوالہ
۸۲۷	غلام محمد صاحب	"
۸۲۸	محمد رمضان صاحب	"
۸۲۹	اللہ بخش صاحب	گورداسپور
۸۳۰	چودھری ماہی صاحب	گورداسپور
۸۳۱	شیر محمد صاحب	"
۸۳۲	جہانداد صاحب	جہلم
۸۳۳	حاکم دین صاحب	سیالکوٹ

(باقی)

قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ

خطبہ جمعہ

مساجد کی توسیع کے متعلق چندہ کا اعلان

تحریک جدید کے وعدے جلد پورے کئے جائیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۵ مئی ۱۹۳۹ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:- آج میں صدر انجمن احمدیہ - اور جماعت کو دو امور کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں - ان میں سے ایک کا تعلق

صدر انجمن احمدیہ

سے ہے - اس لئے میں نے اس کا نام لیا ہے - دوسرے کا تعلق جماعت سے ہے - اور پہلے کا جماعت سے بھی ہے - پہلا امر جس کا تعلق دونوں سے ہے - وہ ہماری

مساجد کی توسیع کا سوال

ہے - میں دیکھ رہا ہوں - کہ جب سے گرمی تیز ہوئی ہے مسجد کا ایک گوشہ سائبان نہ ہونے کی وجہ سے خالی پڑا رہتا ہے - دھوپ کی وجہ سے لوگ وہاں بیٹھ نہیں سکتے - اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسلام جس قسم کی مشقت کی برداشت کی عادت پیدا کرنا چاہتا ہے اور صحابہ جن حالات سے گزرتے تھے ان کو مدنظر رکھتے ہوئے اس خالی جگہ میں نہ بیٹھ سکنا اسلام کے معیار کے مطابق نہیں - عرب کے شمالی حصہ میں گو سردی بھی پڑتی ہے - مگر بالعموم وہاں شدید گرمی پڑتی ہے - ایسی شدید کہ لوگ گھروں سے باہر نہیں نکل سکتے - مگر اس کے باوجود

صحابہ مسجد نبوی کے کھلے صحن میں

آکر نمازیں پڑھتے تھے - ایسی کڑکتی دھوپ میں جو یہاں سے زیادہ تیز ہوتی تھی - اور ایسی گرمی میں جو یہاں سے زیادہ شدید ہوتی تھی - صحابہ آکر بغیر کسی سائبان کے کھلے صحن میں نماز پڑھتے تھے - سوائے ان چند ایک کے جن کو چھت کے نیچے جگہ مل جاتی تھی - باقی سب کے سب کھلے میدان میں دھوپ میں کھڑے ہوتے تھے - اور صحن میں اس قدر کنکر ہوتے تھے - کہ صحابہ رضؓ کا بیان ہے - ہم چار پانچ بار ہاتھ مارتے تھے - تب بھی سجدہ کے لئے جگہ صاف نہ ہوتی تھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ دیکھا - تو فرمایا - کہ تین بار تک تم ہاتھ مار سکتے ہو - اس سے زیادہ مرتبہ نہیں اور اس معیار کے مطابق تو صدر انجمن احمدیہ اور منتظمین کہہ سکتے ہیں - کہ یہاں تو ویسی دھوپ اور گرمی نہیں ہوتی - اس لئے بغیر سائبان کے اگر بیٹھنا پڑے - تو کیا حرج ہے لیکن

ہر زمانہ کے حالات

مختلف ہوتے ہیں - اور پھر جب باقی لوگ سائبان کے نیچے بیٹھے ہوں - تو دوسروں کو بھی

دھوپ میں بیٹھنے میں تامل

ہوتا ہے - ہاں اگر سائبان بالکل ہی ہٹا دیں - اور اسی قسم کے حالات سے گزریں - جن میں سے صحابہ گزرتے تھے - تو یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے - لیکن جب کچھ لوگ تو آرام سے بیٹھے ہوں تو بعض سے یہ توقع رکھنا کہ وہ دھوپ میں ہی بیٹھ جائیں ٹھیک نہیں - اس میں شبہ نہیں - کہ جن کو سائے میں جگہ نہیں ملتی - ان کو یہ جواب دیا جا سکتا ہے - کہ تمہیں کس نے کہا تھا - کہ پہلے نہ آؤ - اگر پہلے آجاتے - تو ضرور اچھی جگہ مل جاتی - اور یہ جواب بھی معقول ہے - مگر حقیقت یہ ہے - کہ جب انسان کے اندر کمزوری ہو - تو ایسے موقعہ پر اس کا نفس اسے یہ جواب نہیں دیتا - کہ دھوپ میں بیٹھنے کی ذمہ واری مجھ پر ہی ہے - اگر پہلے آجاتا - تو سایہ میں جگہ مل جاتی - اور چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے - کہ جو شخص نماز کے لئے پہلے آتا - اور امام کے انتظار میں بیٹھتا ہے - اُسے ثواب ملتا ہے - ثواب بھی حاصل کر سکتا - اور اس طرح ظاہری آرام کے ساتھ ثواب بھی حاصل ہوتا - مگر ہر انسان کا نفس اتنا مکمل نہیں ہوتا - کہ اس کے

دماغ کو صحیح مشورہ

دے۔ اور صحیح راہ پر چلائے۔ اس لئے بالعموم انسانی دماغ غلط راہ پر لگاتا ہے۔ اور یہی سمجھتا ہے۔ کہ میں کیوں تکلیف اٹھاؤں۔ اس لئے جہاں اتنے سائبان بنوائے گئے ہیں۔ وہاں اس خالی جگہ کے لئے بھی بنوائے جاسکتے تھے۔ بلکہ لاہور سے تو دو تین روز میں خریدے جاسکتے تھے اور اگر تیار نہ ملتے تو ہفتہ دو ہفتہ میں تیار کرائے جاسکتے تھے۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ اس کی طرف توجہ نہیں کی گئی

اس کے علاوہ

ایک اور سوال

بھی ہے۔ اور وہ مسجد مبارک کا ہے اس کی توسیع کے لئے زمین خریدی جاچکی ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ اس پر دو سال کا عرصہ گزر چکا ہے اس کی توسیع کی طرف کوئی توجہ نہیں کی گئی۔ پھر مسجد اقصٰے کی موجودہ وسعت کے باوجود اگر اس خالی جگہ میں سائبان بھی ہوں تو بھی میں سمجھتا ہوں یہ ابھی ناکافی ہے۔ سردیوں کے دنوں میں جب سب جگہ لوگ بیٹھے ہوتے تھے۔ میں نے دیکھا ہے کہ پھر بھی بعض لوگ گلیوں میں کھڑے ہوتے تھے۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ ابھی اس کی وسعت کی آواز بلند ہو رہی ہے اس کے علاوہ

عورتوں کے لئے کوئی جگہ نہیں

وہ جمعہ کے ثواب سے بالکل محروم رہتی ہیں۔ ایک عرصہ سے وہ جمعہ اور خطبہ سے محروم رہتی ہیں۔ اب لاؤڈ سپیکر لگ جانے کی وجہ سے وہ ام طاہر کے صحن میں جمع ہو کر شامل ہو جاتی ہیں۔ لیکن مسجد میں آکر نماز پڑھنا جو ثواب رکھتا ہے وہ کسی کے گھر میں بیٹھ کر پڑھنے سے بہت زیادہ ہے پس میرے نزدیک مسجد اقصٰے میں توسیع کی بھی ابھی ضرورت ہے اور مسجد مبارک کی بھی۔ اسی لئے کچھ عرصہ ہوا۔ میں نے تحریک کی تھی۔ اگر

صدر انجمن احمدیہ اور ذمہ دار افسر

اس پر توجہ کرتے اور اپنی ذمہ داری کو سمجھتے۔ تو اب تک یہ کام ہو چکا ہوتا۔ میں نے جب اس کے متعلق خطبہ پڑھا۔ تو باوجودیکہ میں نے کہہ دیا تھا کہ اس تحریک میں دس روپیہ سے زیادہ کسی سے نہیں لیا جائے گا۔ پھر بھی ایک عورت نے اپنی

دو سو روپیہ کے قریب مالیت کی چوڑیاں

اس فنڈ میں داخل کرنے کے لئے مجھے بھیجدیں۔ جو میں نے بہ زور واپس کیں۔ اور کہا کہ آپ اس میں دس روپیہ تک ہی دے سکتی ہیں۔ تو اس خطبہ کے بعد طبائع میں ایک جوش پیدا ہوا تھا۔ باہر سے بھی اس کے متعلق مجھے کئی خطوط آئے تھے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ اگر صدر انجمن احمدیہ کام کرتی تو اس خطبہ کا افراد پر اس قدر اثر تھا۔ کہ اب تک یہ کام ہو چکا ہوتا لیکن اس نے نہ تو اس آواز کو سب کے کانوں تک پہونچانے کی ضرورت سمجھی۔ نہ اپنی کوئی ذمہ داری محسوس کی۔ نہ اس کے متعلق کوئی ریزولیوشن پاس کیا۔ اور نہ بیت المال نے اس تحریک سے فائدہ اٹھایا۔ انہوں نے بس خطبہ سنا اور سنکر چل دیئے۔ اور سمجھ لیا کہ تحریک ہو چکی۔ حالانکہ

ہر تحریک کامیابی کے لئے پروپیگنڈا چاہتی ہے

ضروری ہوتا ہے کہ لوگوں تک اسے پہونچایا جائے۔ اور وصولی کا انتظام کیا جائے۔ آواز کان میں پڑی۔ اور سنکر چلے گئے۔ یہ علامت تو قرآن کریم نے منافقوں کی بتائی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کوئی بات فرماتے تو مومن اسے سنکر ذہن نشین کر لیتے تھے۔ اور عمل پر مستعد ہو جاتے تھے لیکن منافق باہر نکلتے ہی کہتے تھے کہ

ماذا قال آنفاً

ابھی ابھی یہ کیا کہہ رہے تھے۔ ہماری جماعت اس بات کی دعویدار ہے۔ کہ وہ خلافت کا احترام کرتی ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو

سب سے زیادہ احترام مرکزی انجمن کی طرف سے ظاہر ہونا چاہئیے

مگر حقیقت یہ ہے کہ وہی سب سے زیادہ میری ہدایات کو نظر انداز کرتی ہے۔ اس کی مثال بالکل من چہ سرائم وطنبورہ من چہ سرائد والی ہے۔ طنبورہ کچھ اور کہتا ہے۔ اور بجانے والا کچھ اور بجاتا ہے۔ اور اس کے باوجود ناظر شکایت کرتے ہیں۔ کہ آپ پبلک میں ہمارے خلاف ریمارکس کرتے ہیں اس سے پبلک میں ہماری عزت قائم نہیں ہوتی۔ مگر میں کہتا ہوں کہ خالی عزت کس کام کی۔ جس سے اسلام کو کچھ فائدہ نہ پہونچے۔

تم لوگ اپنے طریق کو بدلو

پھر خود بخود تمہاری عزت قائم ہو جائے گی۔ جب تک تم اس ہستی سے اپنے آپکو وابستہ نہیں کرتے۔ جسے اللہ تعالےٰ نے خلیفہ بنایا ہے۔ اور امیر المومنین بنایا ہے۔ میں کتنا ہی کیوں نہ کہوں۔ لوگ تمہاری عزت نہیں کریں گے۔ کیونکہ عزت اللہ تعالےٰ کی طرف سے آتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ اس شخص کی عزت کس طرح کر سکتا ہے۔ جو اس کے

مقرر کردہ خلیفہ کی عزت

نہیں کرتا۔ جب تک آپ لوگ گوش بر آواز نہیں رہتے۔ اور یہ خیال نہیں رکھتے۔ کہ کیا آواز امیر المومنین کی طرف سے آئی ہے۔ اور پھر اس پر عمل کرنے کے لئے مستعدی سے دوڑ نہیں پڑتے اس وقت تک آپ لاکھ سر پٹکیں۔ اپنی عزت قائم نہیں کر سکتے۔ جس دن آپ لوگ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں گے۔ اسی دن لوگوں میں بھی آپ کی عزت قائم ہو جائیگی اب کہ صدر انجمن احمدیہ اس کام میں ناکام ہو چکی ہے۔ میں اسے جہاں تک قادیان اور اس کے گرد و نواح کے دیہات کا تعلق ہے۔

خدام الاحمدیہ کے سپرد

کرتا ہوں اور نیشنل لیگ سے بھی خواہش کرتا ہوں۔ کہ وہ اس کام میں اس کی مدد کرے۔ گو ایسی باتیں اس کے پروگرام میں شامل نہیں۔ لیکن رفاہ عام کا کام کرنا اس کا فرض ہے۔ پس

نیشنل لیگ والے بھی اپنی خدمات ان کے سپرد کر دیں

اور وہ تین دن کے اندر اندر ساری قادیان بھینی۔ کھارا۔ ننگل۔ احمد آباد اور قادر آباد سے وصولی کے لئے حلقے مقرر کر کے آنے والی جمعرات کے روز ہر احمدی گھر کے تمام مرد و عورت اور بچہ سے ایک آنہ فی کس کے حساب

توسیع مساجد کے لئے چندہ وصول کریں

بچوں کی طرف سے ان کے ماں باپ ادا کریں۔ اس سے زیادہ جو دینا چاہے بیشک دے۔ لیکن دس روپیہ سے زیادہ کسی سے نہ لیا جائے۔ ایک آنہ سے کم کسی سے نہ لیا جائے۔ اور دس روپیہ سے زیادہ۔ اور جو لوگ ایک آنہ بھی نہ دے سکیں ان کی طرف سے وہ لوگ ادا کریں جو دس روپے سے زیادہ دینا چاہتے ہیں ہم تو کسی سے دس روپیہ سے زیادہ نہیں لیں گے۔ لیکن جو زیادہ دینا چاہیں۔ وہ اپنے غریب بھائیوں کی طرف سے دے دیں۔ یہ بھی ثواب حاصل کرنے کا ایک طریق ہے۔ اس طرح جو غریب نہیں دے سکتا اسے بھی ثواب مل جائے گا۔ اور ان کو خدا تعالےٰ کے بندہ کا دل رکھنے کا ثواب بھی مل جائے گا۔

پس جو لوگ گھر کے ہر فرد کی طرف سے ایک آنہ دے سکیں۔ وُہ دے دیں مگر جو زیادہ دینا چاہیں۔ وُہ دس روپیہ تک دے سکتے ہیں۔ اور جو اس سے بھی زیادہ دینا چاہیں۔ وُہ اپنے غریب بھائیوں کی طرف سے دے دیں۔ جو لوگ ایک آنہ بھی نہ دے سکیں۔ ان کی بھی ایک فہرست بنا لی جائے۔ اور پھر جو زیادہ دینا چاہیں۔ وُہ ایسے لوگوں کی طرف سے دے دیں۔

قادیان اور اس کے ارد گرد کی احمدی آبادی

دس بارہ ہزار ہے۔ ضروری نہیں۔ کہ ان میں سے ہر شخص ایک آنہ ہی دے بہت سے ایسے ہیں۔ جو زیادہ دیں گے جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ میرے خطبہ کو سُنکر ایک عورت نے دوسو روپیہ کا زیور دے دیا تھا۔ بعض مردوں نے بھی اصرار کیا تھا۔ کہ ان سے دس روپیہ سے زیادہ منظور کیا جائے۔ اور باہر سے بھی بعض نے دس روپیہ سے زیادہ بھیجدیئے تھے۔ اور جب ان کو لکھا گیا۔ کہ اس تحریک میں دس روپیہ سے زیادہ نہیں لیئے جا سکتے۔ تو انہوں نے لکھا۔ کہ ہمارے خاندان کے اتنے افراد ہیں۔ ان کی طرف سے محسُوب کر لیا جائے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ جماعت میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے جوش ہے۔ ان مقاماتِ مقدسہ کی وسعت میں حصہ لینے کا جنہیں اللہ تعالےٰ نے دُنیا کے لئے

دائمی برکات کا موجب

بنایا ہے۔ جماعت ان کی قدر و منزلت کو بخوبی سمجھتی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ وُہ اس تحریک میں اپنے حوصلہ اور ہمت کے مُطابق ضرور حصہ لے گی۔ پس قادیان اور ملحقہ جماعتوں سے آئندہ جمعرات کے روز چندہ اکٹھا کیا جائے۔ اور باہر کی جماعتوں سے بھی

خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ یا دُوسرے لوگ کوشش کریں

پہلے اپنی اپنی جماعت کے تمام افراد کا اچھی طرح جائزہ لے لیں۔ اور پھر ایک ہی دن سب جماعت نکل کھڑی ہو۔ اور ہر ایک سے کم سے کم ایک آنہ وصُول کرے۔ حتٰی کہ بچوں سے بھی لیا جائے خواہ کوئی بچہ ایک دن۔ ایک گھنٹہ۔ یا ایک سیکنڈ کا ہی کیوں نہ ہو۔ اس کے والدین اس کی طرف سے بھی ادا کریں۔ اور جو ایک آنہ بھی نہ دے سکتے ہوں۔ ان کی طرف سے دوسرے جو زیادہ دینا چاہتے ہوں۔ دے دیں جو آسُودہ حال لوگ خواہش رکھتے ہوں کہ زیادہ دیں۔ انہیں اس قانون سے تو مستثنےٰ نہیں کیا جاسکتا۔ ہاں وُہ اپنے غریب بھائیوں کی طرف سے دے سکتے ہیں:۔

پس قادیان ننگل۔ بھینی۔ کھارا احمد آباد۔ قادر آباد میں سے اگلی جُمعرات کو چندہ وصُول کیا جائے۔

اس کام کے لئے وفد مقرر کر دیئے جائیں

ایک وفد تو وصُولی کے لئے ہو۔ اور دوسرا یہ دیکھنے کے لئے کہ وصُولی صحیح طور پر ہو گئی ہے۔ اور جو نہ دے سکے۔ اسے چھوڑیں نہیں۔ بلکہ اس کا نام بھی ضرور لکھ لیں۔ اور ساتھ لکھدیں کہ غربت کی وجہ سے نہیں دے سکا یا نہیں دینا چاہتا۔ تاہم اس کی طرف سے ادا کرا دیں۔ اور اس طرح وُہ لوگ بھی جو نہیں دے سکتے۔ یا جنہوں نے نہیں دیا۔ ثواب سے محروم نہ رہ جائیں۔ جس شخص کو توفیق ہے۔ اور وُہ نہیں دیتا۔ وُہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور اگر ہم اس کی طرف سے دے دیں گے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کا گناہ معاف کر کے آئندہ اسے نیکی کے کام میں شامل ہونے کی توفیق دے دے گا۔ پس جو نہیں دیتا۔ یا نہیں دے سکتا۔ دونوں کے نام لکھ لئے جائیں۔ اور ہم کوشش کریں گے۔ کہ دُوسروں کی طرف سے وُہ کسر پوری ہو جائے۔ اور ان کا خانہ خالی نہ رہے:۔

یہ تو مساجد کے متعلق پہلی بات تھی۔ دوسرا امر جو خالص جماعت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ وُہ

تحریک جدید کا چندہ

ہے۔ اس کے اعلان پر چھ ماہ گزر چکے ہیں۔ نومبر۔ دسمبر۔ جنوری۔ فروری۔ مارچ۔ اپریل۔ اس وقت تک ایک لاکھ ۲۶ ہزار سے زیادہ کے وعدے آچکے ہیں۔ اور ہندوستان سے باہر کی جماعتیں ابھی باقی ہیں۔ خیال ہے۔ کہ کل وعدے ایک لاکھ ۲۹ - ۳۰ ہزار کے ہو جائیں گے۔ اس چھ ماہ کے عرصہ میں اگر باہر کے چندے نکال بھی دیئے جائیں تو ایک لاکھ دس ہزار کے قریب ہندوستان کے وعدے ہوں گے جس میں سے نصف یعنی ۵۵ ہزار کے قریب اب تک وصُول ہو جانا چاہیئے تھا۔ مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ

اس وقت تک صرف ۲۴ ہزار کے قریب روپیہ آیا ہے۔

جو گویا وعدوں کا پانچواں حصّہ ہے حالانکہ چھ ماہ گزر چکے ہیں۔ اگر مجھے معلوم ہوتا۔ کہ جوبلی فنڈ میں چندے دینے کی وجہ سے یہ تاخیر ہو رہی ہے۔ تو میں سمجھتا۔ یہ معمولی بات ہے۔ کسی کا پہلے وصُول ہو گیا۔ اور کسی کا بعد میں۔ مگر افسوس یہ ہے۔ کہ

جوبلی فنڈ کا چندہ بھی اس رفتار سے وصُول نہیں ہو رہا

کہ سمجھا جائے۔ وُہ تحریک جدید کے چندوں کی وصولی کے رستہ میں روک بن رہا ہے البتہ صدر انجمن احمدیہ کے چندہ میں گزشتہ دو ماہ میں خوشکُن زیادتی ہوئی ہے جس میں شوریٰ کے مقرر کردہ چندہ سے دو ہزار روپیہ زائد آیا ہے۔ چندہ عام اور حصہ آمد کی رقم دو لاکھ تیس ہزار تھی۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے دو لاکھ ۳۲ ہزار پانچ یا چھ سو وصُول ہوا ہے۔ گویا جماعت نے

چندہ عام اور وصایا کی طرف زیادہ توجہ

کی ہے۔ اور یہ بتاتا ہے۔ کہ جوں جوں بچے جوان ہوتے۔ اور بے کار کام حاصل کرتے ہیں۔ اور آمد رکھنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ جماعت کا قدم ترقی کی طرف اُٹھ رہا ہے۔ اور اگر یہی حالت رہی۔ تو اسراف سے بچنے کے لئے جو میں نے ہدایات دی ہیں ان پر عمل کرتے ہُوئے مالی لحاظ سے جو دقتیں اسوقت درپیش ہیں۔ وُہ دُور ہو جائیں گی۔

مگر صدر انجمن احمدیہ کے چندوں میں یہ اتنی ترقی نہیں جتنی کمی تحریک جدید کے چندوں میں ہے۔ یہ کمی دراصل اس وجہ سے ہوتی ہے۔ کہ انسان سمجھتا ہے کل دے دوں گا۔ یہ بھی

نفس کا دھوکا

ہوتا ہے۔ انسان سمجھتا ہے آج نہیں کل دے دیں گے۔ اور کل کہہ دیتا ہے کہ پرسوں دے دیں گے۔ پھر بعض اوقات وہ سمجھتا ہے۔ یہ بھی دینا ہے۔ اور وہ بھی دینا ہے۔ اور وہ گھبرا کر بجائے اس کے کہ کوشش کو زیادہ کرے ہمت ہار بیٹھتا ہے اور جب بوجھ زیادہ ہو جاتا ہے۔ تو وہ پھر بالکل ہی کوشش چھوڑ دیتا ہے۔ پنجابی کی ایک ضرب المثل ہے۔ جس کے صحیح معنی تو میں نہیں جانتا۔ مگر مفہوم سمجھتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ

چڑھیا سوتے لتھا بھو

بھو کے لفظی معنی تو میں نہیں جانتا لیکن اس کا مطلب میرے نزدیک یہ ہے۔ کہ جب کسی انسان پر سو روپیہ قرض ہو جاتا ہے۔ تو وہ بے باک ہو جاتا ہے۔ اور

قرضے کا خوف جاتا رہتا ہے

وہ سمجھتا ہے سو کون ادا کرے جب تک دس بیس یا تیس چالیس قرض ہو وہ جدوجہد کرتا ہے کہ اتر جائے مگر جب سو ہو جائے تو وہ سمجھتا ہے کہ اب یہ اترنا تو ہے نہیں جانے دو کیا کوشش کرنی ہے۔ تو بعض کمزور طبع لوگ جب ان پر زیادہ بوجھ پڑ جائے۔ تو بجائے اس کے کہ ذمہ داریاں ادا کرنے کی زیادہ جدوجہد کریں، چپ بیٹھ جاتے ہیں ایک بزدل انسان کے نقطہ نگاہ سے تو ممکن ہے۔ یہ حالت تسلی بخش ہو۔ لیکن یہ ایسی بات ہے جیسے کبوتر بلی کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لیتا اور سمجھتا ہے۔ کہ اب میں چونکہ اسے دیکھ نہیں سکتا۔ اس لئے میرے واسطے کوئی خطرہ بھی نہیں حقیقت یہ ہے کہ جدوجہد کرنے والے کے لئے اگر ایک فی صدی امکان بھی باقی ہو۔ تو وہ اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ ۹۹ فیصدی امکانات تباہی کے ہوں۔ اور ایک بچاؤ کا ہو۔ تو بھی وہ ضرور کوشش کرتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ ممکن ہے یہی ایک میرے لئے مقدر ہو۔ اور میں بچ جاؤں۔ پھر میں نے بتایا تھا کہ

ذمہ واریوں کو ادا کرنیکے ذرائع

کی طرف بھی توجہ کرنا ضروری ہے اور جب تک ہم عورتوں اور بچوں کو ساتھ نہ ملائیں کامیاب نہیں ہو سکتے عورتیں اور بچے ہی ہیں۔ جن کی محبت کی وجہ سے انسان اپنے اوپر بوجھ اٹھانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ بچہ جب بلبلا کر ایک چیز کی خواہش کر رہا ہو۔ تو انسان کا دل رنجیدہ ہوتا ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے کہ چاہے مجھ پر بوجھ ہی کیوں نہ ہو جائے۔ اس کی خواہش پوری کر دوں۔ یا اگر بیوی اصرار کے ساتھ کسی چیز کی خواہش کرے۔ تو مرد کہتا ہے کہ چلو اس کا دل کیا دکھانا ہے۔ یہ تعلق چونکہ محبت کے ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ مردوں پر زیادہ بوجھ کا باعث ہو جاتے ہیں۔ یورپ میں تو ایسا نہیں ہوتا۔ وہاں تو بوجھ کلبوں اور شرابوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ وہاں تو لوگ شادیاں کرتے ہی نہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں لوگ زیادہ تر

بیوی بچوں کی وجہ سے زیر بار

ہوتے ہیں۔ اس لئے جب تک وہ مدد نہ کریں ہم کامیاب نہیں ہو سکتے بعض اوقات ایک انسان نیک ہوتا ہے۔ اور سچی خواہش رکھتا ہے۔ کہ اپنی ذمہ واریوں کو ادا کرے۔ لیکن اس کی بیوی اتنی سخت اور

شدید البطش

ہوتی ہے۔ کہ وہ سمجھتا ہے۔ اگر میں نے روپیہ اس کے کہنے کے مطابق خرچ نہ کیا تو وہ لڑائی دنگا کریگی۔ اور اس طرح میری بے عزتی بھی ہوگی تو بچوں کی محبت اور عورتوں سے بعض ڈر اور بعض محبت کی وجہ سے اپنی ذمہ واریاں ادا نہیں کر سکتے۔ لیکن میں نے بتایا تھا۔ کہ ہماری عورتیں خدا تعالےٰ کے فضل سے اخلاص میں اتنی بڑھی ہوئی ہیں۔ کہ بہت ہی کم ایسی ہیں کہ اگر ان کے سامنے دین کی ضرورت کو رکھا جائے تو وہ تعاون کرنے اور ہاتھ بٹانے کے لئے تیار نہ ہوں۔ سینکڑوں عورتیں ایسی ہیں۔ جو مردوں سے بھی زیادہ

دین کا جوش

رکھتی ہیں۔ اور ایسی بھی ہیں جو مردوں کو مجبور کرتی ہیں کہ اپنی ذمہ داریاں ادا کریں۔ دوسری قوموں میں ایسی مثالیں بہت ہی کم ہیں۔ کئی سال ہوئے میں نے تحریک کی تھی۔ کہ عورتوں کو تحریک کی جائے۔ کہ وہ چندوں کی وصولی میں مدد کریں۔ اس پر ایک جماعت نے لکھا کہ انکے ہاں ایک دوست تھے جو بہت سست تھے۔ وہاں کے دوستوں نے جا کر ان کی بیوی سے کہا۔ کہ اس دین کے کام میں آپ ہماری مدد کریں۔ اس دوست نے جب تنخواہ لا کر بیوی کو دی تو اس نے پوچھا کہ آپ چندہ دے آئے ہیں۔ اسنے جواب دیا کہ نہیں چندہ تو نہیں دیا۔ سیکرٹری ملا نہیں تھا۔ پھر دیدونگا مگر بیوی نے کہا۔ کہ

میں تو ایسے مال کو ہاتھ لگانے کے لئے تیار نہیں ہوں

جس میں سے خدا تعالےٰ کا حق ادا نہ کیا گیا ہو۔ میں تو نہ اس سے کھانا پکاؤں گی۔ اور نہ کسی اور کام میں صرف کروں گی۔ مرد نے کہا کہ چندہ میں صبح دے دوں گا۔ اس وقت دیر ہو چکی ہے رکھو۔ مگر بیوی نے کہا کہ پہلے چندہ ادا کر آؤ۔ پھر میں ہاتھ لگاؤں گی۔ اور اگر اس وقت جا کر ادا نہیں کر سکتے تو ابھی اپنے ہی پاس رکھو۔ اس پر وہ شخص اسی وقت گیا۔ اور جا کر سیکرٹری سے کہا کہ پتہ نہیں تم لوگوں نے کیا جادو کر دیا ہے۔ کہ میری بیوی تو روپیہ کو ہاتھ نہیں لگاتی۔ اور کہتی ہے کہ جب تک چندہ ادا نہ ہو۔ میں اسے خرچ ہی نہیں کروں گی۔ اسی وقت چندہ ادا کیا۔ اور کہا کہ آئندہ تنخواہ کے ملنے کے دن ہی مجھ سے چندہ لے لیا کرو۔ تا گھر میں جھگڑا نہ ہو۔ تو وہ عورت تھی مگر

مرد سے زیادہ ہمت اور جوش

رکھتی تھی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس مرد کے دل میں دینے کی خواہش تو ہو۔ مگر چونکہ خرچ بیوی کرتی تھی۔ اس لئے وہ ڈرتا ہو کہ کہیں گھر میں جھگڑا نہ ہو۔ اور جب اسے معلوم ہو گیا۔ کہ اس کی بیوی کی بھی یہی خواہش ہے تو اس نے بھی آگے قدم بڑھا لیا ہو۔ تو ہماری عورتوں میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ایسا اخلاص اور جوش موجود ہے۔ کہ اگر ان کو دین کی ضرورت سے آگاہ کر دیا جائے۔ تو ساٹھ فیصدی ان میں سے تعاون کے لئے تیار ہو جائیں گی۔ اور جب انکو معلوم ہو گا۔ کہ ان کے مرد اس لئے چندے ادا نہیں کر سکتے۔ کہ گھر کے اخراجات زیادہ ہیں۔ تو وہ ان کو کم کر کے مدد کرینگی۔ اس کے لئے میں نے ایک تجویز یہ کی ہے کہ میں

عورتوں کے نام ایک چٹھی

لکھونگا جو ہر عورت کو بھیجی جائیگی۔ اور اس میں انکو تحریک کی جائے گی۔ کہ وعدہ کریں کہ وہ ہماری مدد کریں گی۔ اور اقتصادی کفایت کر کے اور اپنے خاوندوں کو یاد دلا کر انہیں ذمہ واریوں کے ادا کرنے کے قابل بنا دیں گی۔ اور جو عورتیں یہ وعدہ کریں وہ اپنے دستخط کر کے بھیجدیں۔ ممکن ہے اس تحریک میں پہلے پہل زیادہ کامیابی نہ ہو۔ لیکن اگر مسلسل جاری رکھا جائے۔

تو عورتوں میں ایسی بیداری پیدا ہو جائے گی۔ اور وہ ایسی ہوشیار ہو جائیں گی۔ کہ پھر یاددہانی کی بھی ضرورت نہ رہے گی۔ اور ایسی عورتوں کی گودیں پرورش پانے والی اولاد بھی ایسی مخلص اور دین دار ہوگی۔ کہ جو اپنی ذمہ واریاں کو سمجھ کر پوری طرح ادا کرے گی۔

اس وقت تک ہماری طرف سے

عورتوں میں بیداری

پیدا کرنے کی پوری پوری جدوجہد نہیں ہوئی۔ ایک طرف تو یورپ نے ان کے اندر ایسی بیداری پیدا کر دی ہے۔ کہ وہ سارا دن ادھر ادھر پھرتی اور ناچتی ہیں۔ اور رات کو جب مرد تھکا ہوا آتا ہے۔ تو انہیں اس کا علم بھی نہیں ہوتا۔ اور وہ بھی شراب پی کر سو جاتا ہے۔ انہوں نے عورتوں کو اتنا بیدار کیا ہے۔ کہ ان کی نیند ہی اڑ گئی ہے۔ اور خود سو گئے ہیں۔ اور دوسری طرف ہم ہیں۔ کہ ان کی بیداری کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے۔ حالانکہ اسلام نے عورتوں کو خاص احکام اور ذمہ واریاں دی ہیں۔ اور پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے کام لیا ہے

دنیا اسوقت دو ضدوں کی طرف جارہی ہے

یورپ نے تو ان کو ایسا بیدار کر دیا ہے کہ موت کے قریب پہنچا دیا ہے۔ کیونکہ جب نیند نہ آئے تو انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور ہم نے ان کو ایسا سلایا ہے۔ کہ دیکھنے والا سمجھتا ہے۔ شاید وہ مر چکی ہیں۔ ہم نے ان کی طاقتوں سے کام لینا بالکل ہی چھوڑ دیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

خیر الامور اوساطها

اور قرآن کریم میں بھی امت مسلمہ کو امت وسطی کہا گیا ہے۔ پس ہمارا قدم بھی درمیانی رستہ پر ہونا چاہیئے۔ نہ تو اتنی آزادی دیں کہ ہر قسم کی قیود کو چھوڑ دیں۔ اور نہ ایسی پابندیاں عائد کر دیں۔ کہ

گردنوں میں طوق و اغلال

اور پاؤں میں زنجیر و سلاسل ڈال دیں بلکہ چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کی مقرر کردہ قیود اور پابندیوں کا ان کو پابند بناتے ہوئے زیادہ سے زیادہ آزادی دیں۔ تا مرد اور عورتیں دونو اپنے اپنے حلقہ میں مفید کام کر سکیں کیونکہ جب تک

عورتوں میں بیداری اور دینی جوش

نہ ہو۔ ہم خود بھی پورے طور پر بیدار ہو کر کام نہیں کر سکتے۔ مرد کا کام گھر سے باہر ہی سہی۔ اور عورت کا گھر میں۔ لیکن جب مرد دیکھے کہ گھر میں اس کی بیوی بیمار اور بے ہوش پڑی ہے۔ تو وہ باہر جا کیسے سکتا ہے۔ مگر جب گھر میں بیوی تندرست اور ہوش میں ہو۔ تو وہ آزادی کے ساتھ باہر جائے گا۔ اور شوق سے ہر کام کرے گا۔ اسی طرح اگر مردوں کو یہ معلوم ہو۔ کہ ہماری بیویاں ہشیار ہیں۔ تو وہ یہ نہیں سوچیں گے۔ کہ ہم اگر کوئی کام کرکے گھر گئے تو بیوی لڑے گی۔ بلکہ ہمارے ساتھ شریک ہوگی۔ تو وہ خوش دلی سے کام کریں گے۔ صحابہ کی عورتیں اسی رنگ میں

دینی امور میں تعاون

کرتی تھیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک مقرب صحابی تھے۔ دینی خدمات کا ان کو بہت شوق تھا۔ اور ہمیشہ اس سلسلہ میں ادھر ادھر بھیجے جاتے تھے۔ ایک موقعہ پر ان کا بیٹا بیمار تھا۔ لیکن انہیں کوئی دینی کام پیش آگیا۔ اور وہ اسے بیمار ہی چھوڑ کر صبح گھر سے نکل گئے۔ بعد میں لڑکا فوت ہوگیا۔ وہ شام کو گھر آئے۔ ہمارے زمانہ کی کوئی عورت ہوتی۔ تو آتے ہی ایک دو ہتڑ خاوند کے رسید کرتی۔ اور ایک اپنے آپ کو مارتی۔ کہ کمبخت تجھے کچھ پتہ ہی نہیں۔ بچہ کا کیا حال ہے۔ اور یا پھر یہ قصہ اوڑھ کر نکل کھڑی ہوتی۔ کہ میں ایسے

منحوس گھر

میں رہوں گی ہی نہیں۔ مگر اس عورت کا خاوند جب گھر آیا۔ تو جانتے ہو اس نے کیا کیا۔ اس نے آگے بڑھ کر استقبال کیا۔ ہنسی خوشی کھانا کھلایا۔ اور جب خاوند نے پوچھا کہ بچہ کا کیا حال ہے۔ تو کہا کہ پہلے سے اچھا ہے۔ کیونکہ وہ فوت ہو چکا تھا۔ اور

تکلیف کی حالت سے نکل چکا تھا

جب مرد کھانا کھا چکا۔ تو اس نے چارپائیاں بچھائیں بستر کئے۔ اور جب سونے لگے تو کہا۔ کہ اگر محلہ کی کوئی عورت میرے پاس کوئی امانت چھوڑ جائے۔ اور پھر کچھ عرصہ بعد آکر واپس مانگے تو مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ خاوند نے کہا کہ یہ کیا بے ہودہ سوال ہے

امانت امانت والے کے حوالہ کرنی چاہیئے

اور کیا کرنا چاہیئے۔ تب اس نے کہا کہ اچھا ہمارے پاس بھی اللہ تعالےٰ کی ایک امانت تھی جو اس نے واپس لے لی ہے۔ اس کی بجائے اگر وہ روتی پیٹتی۔ تو ممکن تھا اگلے روز خاوند کی توجہ ہی خدمت دین سے ہٹ جاتی۔ اور وہ کہتا کہ خدمت تو کی مگر گھر میں چین نہیں۔ اب کچھ توجہ گھر کی طرف بھی کرنی چاہیئے۔ مگر اس نے ایسا نمونہ پیش کیا۔ کہ اس کو یہی خیال ہوگا۔ کہ میں جتنی بھی خدمت کروں کوئی ڈر نہیں۔

گھر میں ایک محافظہ

موجود ہے۔ پس عورتیں اگر اندرونی ذمہ واریاں برداشت کریں۔ تو مرد آزادی کے ساتھ باہر جا سکتا۔ اور خدمت کر سکتا ہے۔ اور عورتوں میں بیداری اور دینی روح پیدا کرنا اشد ضروری ہے۔ وہ مرد کبھی کامل نہیں ہو سکتا جس کی بیوی اس کی راہ میں روڑے اٹکاتی ہو۔ لیکن ایک کمزور بھی زیادہ قربانی کر سکتا ہے۔ اگر اس کی بیوی اس کا ہاتھ بٹانے والی اور دل بڑھانے والی ہو۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے اس کے لئے میں نے تجویز کی ہے کہ

عورتوں کے نام ایک خط

لکھوں۔ اور وہ وعدہ کریں کہ دینی ذمہ واریوں کے ادا کرنے میں وہ اپنے خاوندوں کے ساتھ تعاون کریں گی۔ اور اس کے ساتھ میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ لجنہ اماء اللہ یا جہاں لجنہ نہ ہو۔ وہاں

مرد جلسے کرکے ان کو توجہ دلائیں

اور بتائیں کہ اب وقت آچکا ہے۔ کہ جماعت کے دونوں حصے مضبوط ہو کر دین کی خدمت میں لگ جائیں۔ میں

اللہ تعالےٰ سے دعا

کرتا ہوں کہ ہمیں عورتوں کی بیداری کی اہم ذمہ واری صحیح طور پر ادا کرنے کی توفیق دے جو اس کے اور اس کے رسول کے منشاء کے مطابق ہو۔ اور ایک طرف تو ہماری عورتوں میں بیداری اور کام کی روح پیدا ہو اور دوسری طرف وہ مغربی آزادی بلکہ مادر پدر آزادی سے محفوظ رہیں۔ اور ہمارے مرد اور ہماری عورتیں دونوں ہی اس کے منشا کو پورا کرنیوالے ہوں*

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے ملاقات کے متعلق اعلان

چونکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ آج کل ترجمہ قرآن کریم میں مصروف ہیں۔ اس لئے تا اطلاع ثانی ملاقاتیں بند رہیں گی۔ احباب کو چاہیئے کہ ان کا کام جس نظارت سے متعلق ہو اس کے ناظر صاحب سے ملیں۔ اگر کوئی دوست خیال کریں کہ حضور سے ان کا ملنا ضروری ہے۔ تو وہ ناظر صاحب متعلق کی تصدیق لائیں*

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج کے پانچہزار سپاہی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی مالی قربانیوں کے مطالبات پر لبیک کہنے والوں کو معلوم ہے کہ گزشتہ چار سال تحریک جدید کے وعدے سو فیصدی پورا کرنے والوں کی فہرست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے سامنے دعا کے لئے پیش ہونے کے بعد شائع ہوتی رہی ہے۔ اب پانچویں سال میں چونکہ تحریک جدید کی اہمیت اور اس کے اعلےٰ فوائد کی وضاحت حضور فرما چکے ہیں۔ اور حضور نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ جو لوگ تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں متواتر دس سال تک حصہ لیتے رہیں گے۔ ان کے نام "تاریخ احمدیت" میں محفوظ کر دیئے جاویں گے۔ تا آئندہ آنے والی نسلیں ان کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں اور ان کے ناموں کا "تاریخ احمدیت" میں محفوظ رکھنے کا طریق حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ "اس چندہ میں حصہ لینے والوں کے متعلق میرا ارادہ ہے۔ کہ ان کو دو گروہوں میں تقسیم کر کے ان کی فہرستیں بنائی جاویں۔ ایک وہ جنہوں نے دس سال تک قاعدہ کے مطابق چندہ دیا۔ دوسرے وہ جنہوں نے دس سال تک ہر سال پہلے سال سے بڑھ کر چندہ دیا چونکہ تحریک جدید میں چندہ دینے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی "پانچ ہزار والی پیشگوئی" کے پورا کرنے والے ہیں۔ اس لئے ان کی یاد قائم رکھنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا جائے گا:"

(۱) ان فہرستوں کو ایک جگہ جمع کر کے اور ساتھ تحریک جدید کی مختصر سی تاریخ لکھ کر چھاپ دیا جائے گا۔ اور دفتر تحریک جدید تمام احمدیہ لائبریریوں میں یہ کتاب مفت بھیجیگا۔"

(۲) جب دس سال ختم ہو جائیں گے۔ تو اس فنڈ کی آمد کا ایک معمولی حصہ چندہ دینے والوں کی طرف سے صدقہ کے طور پر سالانہ غرباء پر خرچ کیا جائے گا۔

(۳) مرکز میں ایک اہم لائبریری قائم کی جائے گی۔ اور اس کے ہال میں ان تمام لوگوں کے نام لکھ دیئے جاوینگے۔

(۴) دس سال تک ہر سال زیادہ چندہ دینے والوں کے متعلق ایک اور تجویز بھی ہے۔ جسے اپنے وقت پر ظاہر کیا جائیگا

تحریک جدید کی اس شاندار اہمیت اور اس کے اعلےٰ فوائد کے حصول کے لئے اکثر احباب نے اپنا گذشتہ سالوں کا حساب "دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید" سے دریافت کیا ہے۔ اور ان کی غرض یہ ہے۔ کہ وہ اپنے گذشتہ سالوں کے داخل کردہ روپیہ کو معلوم کر کے اس میں اضافہ کریں۔ تاکہ ان کے نام بھی "سابقون" کی فہرست میں آجائیں۔ چونکہ تحریک جدید کی طرف سے اضافہ کی عام اجازت ہے۔ اور اب پانچواں سال ہے جبکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچ ہزار کامل سپاہیوں کی دس سالہ فہرست کا تیار کرنا مناسب ہے۔ اس لئے دفتر تحریک جدید نے پانچسالہ فہرست مکمل کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ اور اس میں ان احباب کے نام لکھے جا رہے ہیں جو سال اول دوم سوم اور سال چہارم کے علاوہ تحریک جدید سال پنجم کے وعدے کی رقم بھی سو فیصدی پوری کر چکے ہیں۔ اور یہ پانچ سالہ فہرست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد شائع کر دی جائے گی۔ تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوج کے سپاہیوں کو اپنا پانچ سال کا حساب دیکھ کر یہ پتہ ہو جائے۔ کہ وہ کس درجہ میں آ رہے ہیں۔ اور ان کا ایمان اور ان کا اخلاص اگر ان کو مجبور کرے اور ان کی دلی تڑپ ہو۔ کہ ان کا نام "سابقون الاولون" کی فہرست میں آجائے۔ تو اپنے ادا کردہ چندہ میں اضافہ کر کے "سابقون" میں آجائیں۔ پس تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں شمولیت کا فخر حاصل کرنے والوں کے متعلق یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ دوستوں کو اپنے سال پنجم کے وعدوں کے پورا کرنے کی طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ تاکہ ان کا نام پانچ سالہ فہرست میں ان کے مقدس امام کے حضور دعا کے لئے پیش ہو۔ اور ان کو یہ بھی معلوم ہو جائے۔ کہ وہ کس قدر قربانی کر کے سابقون الاولون میں آئے ہیں جس اخبار میں یہ مالی قربانیوں کی شاندار فہرست شائع ہوگی۔ اس کا وہ پرچہ اگر وہ اخبار کے خریدار نہیں۔ تو تحریک جدید کی طرف سے پیش کیا جائیگا۔ احباب کو چاہیئے کہ آئندہ کیلئے وہ اس پرچہ کو محفوظ رکھیں۔ اور سابقون الاولون میں آنے کیلئے گذشتہ سالوں میں جو اضافہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس کی اطلاع اپنے امام کے حضور پیش کریں۔ یا حضور کے پیش کرنے کیلئے "دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید" میں بغیر کسی توسط کے براہ راست ارسال فرمائیں (خطبہ جمعہ ۵ مئی شائع ہو رہا ہے۔ دوستوں کو اس پر عملی لبیک کہنے اور سال پنجم کے وعدے سو فیصدی پورے کرنے کی طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے) نیز زمیندار حصہ

اہم ملکی حالات اور واقعات

آل انڈیا مسلم لیگ کا وفد لاہور میں

حسب قرارداد وفد ۱۰ مئی کو لاہور پہنچا۔ ریلوے سٹیشن پر مسلمانوں نے اس کا شاندار استقبال کیا۔ مختلف اداروں کے باوردی رضا کار اور بینڈ موجود تھے مہمانوں کے گلے میں ہار ڈال کر بصورت جلوس پلیٹ فارم سے باہر لایا گیا۔ جہاں فوٹو لئے گئے۔

رات کے ۹ بجے باغ بیرون دہلی دروازہ میں عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں قریباً چالیس ہزار کی حاضری تھی۔ نواب سر شاہ نواز خان صاحب آف ممدوٹ نے صدارت کی۔ سب سے پہلے ملک برکت علی صاحب نے ممبران کا تعارف حاضرین سے کرایا۔ اور وفد کے آنے کی غرض بیان کی۔ پھر کہا۔ مسلمان مسلم لیگ میں جوق در جوق شامل ہو رہے ہیں۔ اور اب کانگرس یہ نہیں کہہ سکتی۔ کہ لیگ مسلمانان ہند کی واحد نمائندہ جماعت نہیں۔ اگر گاندھی جی نے حکومت سے کوئی خفیہ معاہدہ کر رکھا ہے۔ تو ہم انہیں بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ مسلمان اسے پاش پاش کر دیں گے۔ کانگرسی صوبوں میں ہمارا کلچر۔ تمدن اور مذہب محفوظ نہیں ہے۔ ملک صاحب کے بعد وفد کے ایک ممبر مسٹر ذاکر علی صاحب بیرسٹر آگرہ نے تقریر کی جس میں کہا۔ کہ کانگرس نے حکومت حاصل کرنے کے بعد جو رویہ اختیار کیا ہے۔ اس سے اس پر ہمارا اعتماد نہیں رہا۔ وہ مسلم کلچر اور تمدن کو تباہ کرنا چاہتی ہے۔ سب کانگرسی صوبوں میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ اور یہ سب کچھ ایک قبل از وقت طے شدہ سکیم کے ماتحت ہو رہا ہے کانگرسی حکومتوں کا مقصد غریبوں اور کمزوروں کے حقوق کی حفاظت نہیں۔ بلکہ انہیں تباہ کرنا ہے۔ کانگرس کی بنیاد ۱۸۸۵ء میں ایک انگریز نے رکھی تھی۔ اور ظاہر ہے کہ اس کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہ تھا۔ کہ اس سے ہندوستان میں انگریزی حکومت کی مضبوطی اور استحکام کا کام لیا جائے۔ آزادئ ہند کے متعلق اس کے تمام دعاوی غلط ہیں۔ اس وقت تک یہ گرگٹ کی طرح کئی رنگ بدل چکی ہے۔

ان کے بعد صوبہ متوسط کے مولوی مظہر امام صاحب نے تقریر کی۔ جس میں کہا کہ کانگرس مسلمانوں کو جنگ آزادی کی دعوت دیتی ہے۔ لیکن یہ مسلمانوں کی بدترین توہین ہے۔ کہ اسے ایک ایسی قوم آزادی کی طرف دعوت دے جس نے کبھی آزادی کو دیکھا ہی نہ ہو۔ دراصل کانگرس کا منشا یہ ہے۔ کہ ہندو انگریزوں کی مدد سے ملک پر حکومت کریں۔ آپ نے مختلف واقعات پیش کر کے بتایا۔ کہ کس طرح پولیس اور ذمہ دار افسروں کی موجودگی میں مسلمانوں پر سختیاں روا رکھی گئیں۔ بعدہ مولوی عبد الحامد صاحب بدایوانی نے تقریر کی۔ جس میں انہوں نے صوبہ یوپی میں مسلمانوں پر تشدد و مظالم کے متعدد واقعات پیش کئے۔ اور کہا۔ کہ ہمارے صوبہ میں اب زبان اردو کو ختم کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ جس سے مسلمانوں کے کلچر اور تمدن پر بھی بہت برا اثر پڑنا لازمی ہے۔ آپ نے کانگرس کو چیلنج کیا۔ کہ میرے پیش کردہ واقعات میں سے کسی کی تردید کر کے دکھائے۔ مولوی قمر صاحب نے بہار کے مسلمانوں پر کانگرسی تشدد کے واقعات پیش کئے۔ اور مروجہ درسی کتب کے حوالے پیش کر کے بتایا کہ کس طرح مسلمان بچوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کی سعی کی جا رہی ہے۔ آپ نے کہا کہ کانگرس ایک خالص مہاسبھائی جماعت ہے جس کا مقصد ہندوستان میں ہندو راج قائم کرنا ہے۔ ہندو مسلمانوں کو ہندوستان سے نکالنا چاہتے ہیں۔ اور ہماری تمام مصائب کا واحد علاج یہ ہے۔ کہ ہم متحد و منظم ہو جائیں۔ مولوی محمد اصغر صاحب نے واردھا سکیم کے متعلق تقریر کی۔ اور بتایا کہ یہ مسلمانوں کے تمدن کو تباہ کرنے والی ہے

یہ وفد تین حصوں میں منقسم ہو کر تمام صوبہ کا دورہ کریگا۔ اس کے بعد صوبہ سرحد و صوبہ سندھ میں جائے گا۔ مدراس اور بمبئی کی مسلم لیگوں کا ایک وفد عنقریب بنگال اور آسام کا دورہ کرے گا۔ آل انڈیا مسلم لیگ نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایک وفد اسلامی ممالک کے دورہ پر بھیجا جائے تا کانگرس نے ہندوستانی مسلمانوں کے متعلق جو غلط پروپیگنڈا کر رکھا ہے۔ کہ وہ آزادی کے دشمن ہیں۔ اس کی خاطر خواہ تردید ہو سکے

کانگرس کی اندرونی حالت کے متعلق سردار پٹیل کا بیان

بنارس ۲۸ مئی کو تقریر کرتے ہوئے سردار ولبھ بھائی پٹیل نے کہا۔ کہ مسٹر بوس گورنمنٹ برطانیہ کو جو الٹی میٹم دینا چاہتے تھے۔ وہ بحالات موجودہ بالکل نامناسب تھا۔ وہ اس وقت جو نئی پارٹی بنا رہے ہیں۔ اگر اس نے کانگرس کے پروگرام پر عمل کیا تو ہم بھی اس کا خیر مقدم کریں گے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ ایسا نہیں ہوگا۔ یہ پارٹی ایسے رنگ میں کام کرے گی۔ جس سے کانگرس کے کام میں ایک جمود اور تعطل پیدا ہو جائیگا۔ کانگرس کے اندر نئی نئی پارٹیوں کی پیدائش بالکل غیر موزوں ہے جس سے کانگرس کمزور ہو جائے گی۔ اور اس کے اندر ابتری اور طوائف الملوکی پھیل جائے گی۔ یہ خیال بہت اچھا ہے کہ اس میں تازہ خون شامل ہو۔ لیکن یہ ضروری نہیں۔ کہ ہر نئی پارٹی میں نیا خون ہو۔ موجودہ وقت الٹی میٹم کا نہیں۔ کانگرس کے پاس فوج نہیں۔ اس کی طاقت کا راز عدم تشدد میں ہے۔ افسوس ہے۔ کہ کانگرس میں اختلافات بے ضابطگیاں اور بدعنوانیاں بڑھ گئی ہیں۔ ہر جگہ تشدد کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ اور ہر جگہ ہندو مسلم فسادات ہو رہے ہیں۔ ایسی حالت میں جب کہ فضا اس قدر مکدر اور کشیدہ ہو جنگ کے الٹی میٹم دینا نادانی ہے۔ اگر الٹی میٹم دینے کے بعد ہم ناکام رہے تو یہ اور بھی رسوا کن بات ہوگی۔ آپ نے کانگرس کی تنظیم کو ناپسندیدہ عناصر سے پاک کرنے پر بہت زور دیا اور کہا۔ کہ کانسٹی ٹیوشن میں ایسی تبدیلیاں کی جانی چاہئیں۔ کہ ہر کہ ومہ آگے نہ بڑھتا چلا جائے۔ اور ذمہ دارانہ حیثیت تک وہی لوگ پہنچ سکیں۔ جو اعلیٰ طبقوں سے تعلق رکھتے ہوں۔ اور بلند خیالات رکھنے والے ہوں۔ ایسے لوگ کانگرس کی مضبوطی اور ترقی کا باعث ہو سکتے ہیں۔ یہ امر خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ کہ سردار مذکور کی یہ تقریر بزبان ہندی تھی۔

"الفضل" کے بغیر آپ کن چیزوں سے محروم رہتے ہیں

برادران! الفضل جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا شجر ہے۔ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فریضہ کی انجام دہی اور اعلائے کلمۃ الحق میں مصروف ہے۔ اس کا مطالعہ ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ تا اسے سلسلہ عالیہ احمدیہ سے جو روحانی تعلق ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ مضبوط اور مستحکم ہو۔ ظاہر ہے۔ کہ الفضل کے بغیر آپ ان بہت سی باتوں سے محروم رہ جائیں گے۔ جن سے آپ کا باخبر رہنا ضروری ہے۔

الفضل کے بغیر آپ (۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات۔ ملفوظات اور تقاریر کے مطالعہ سے (۲) حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روزانہ حالات کے مطالعہ سے (۳) بزرگان سلسلہ اور علمائے کرام کے مضامین سے (۴) اہم مرکزی حالات و واقعات سے (۵) سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مجاہدین کی تبلیغی رپورٹوں کے مطالعہ سے (۶) مفید مذہبی اور تربیتی مضامین اور اسلام اور احمدیت پر اعتراضات کے جواب کے مطالعہ سے (۷) اہم ملکی اور بین الاقوامی سیاسی حالات کے مطالعہ سے محروم رہیں گے۔

آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ان باتوں سے محرومی کتنی بڑی محرومی ہے۔ پس کیا ضروری نہیں۔ کہ وہ احباب جو استطاعت رکھنے کے باوجود روزنامہ الفضل کے خریدار نہیں فوراً اس کی خریداری قبول کریں۔

نیز خواہان الفضل سے بھی گذارش ہے۔ کہ وہ بھی براہ مہربانی دوسرے اصحاب کو "الفضل" کی خریداری کی تحریک فرماتے رہیں۔ ان کی مساعی نہایت ہی قابل شکریہ ہوں گی۔

(خاکسار منیجر الفضل)

طبی عجائب گھر کی طرف سے مبارک باد

صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی شادی کی تقریب پر حضرت امیر المومنین۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب مرزا عزیز احمد صاحب اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ہدیہ مبارک باد پیش ہے۔

مہتمم طبی عجائب گھر قادیان

قادیان کے اخبار بین حضرات کو مژدہ

۱۵ رمئی سے اخبارات گھروں تک پہنچائے جانیکے اوقات میں تبدیلی

اخبار مطالعہ کرکے دفاتر یا اپنی ڈیوٹی پر جا سکتے ہیں

۱۵ رمئی ۱۹۳۹ء سے لاہور سے شائع ہونے والے تمام روزانہ اخبارات مثلاً سول اینڈ ملٹری گزٹ۔ "ٹریبیون" "انقلاب" "شہباز" "زمیندار" "ملاپ" "پرتاپ" وغیرہ صبح ۷ بجے سے ۸ بجے تک احباب کے گھروں تک پہنچائے جانے کا انتظام کیا جائیگا۔ اور ہفتہ وار اخبار مثلاً سن رائز بھی اتوار کی صبح کو دیگر روزانہ اخباروں کے ساتھ ہی تقسیم کیا جائے گا۔

اگر کوئی دوست بہت جلد اخبار حاصل کرنا چاہیں۔ تو ان کو چاہئے کہ سات بجے صبح قادیان ریلوے سٹیشن پر خود تشریف لے آیا کریں۔ یا اپنے کسی آدمی کو سٹیشن پر بھیجدیں۔ **۱۷ رمئی کو دسویں جماعت کا نتیجہ سول اینڈ ملٹری گزٹ** میں نکلنے والا ہے۔ اس دن کا پرچہ جو دوست حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ آج ہی ادا کرکے اپنے لئے پرچہ محفوظ کرالیں۔ **"انقلاب کا خاص نمبر"** ۱۵ رمئی کو نکلنے والا ہے اس کے لئے بھی ہر فی پرچہ ادا کرکے اپنا نام رجسٹرڈ کرالیں۔ بعد میں پرچہ نہ ملنے کی شکایت بے سود ہو گی۔

الحکم کا سیرت مسیح موعودؑ نمبر

۲۸ رمئی کو نہایت آب و تاب سے نکلنے والا ہے۔ ابھی سے آرڈر دینے پر پرچہ وقت پر مل سکیگا۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

خاکسار عبد القدوس مالاباری ایجنٹ اخبارات قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

DIESEL RAIL CAR

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈیزل ریل کاروں کے ذریعہ سفر

۱۵ مئی سے نارتھ ویسٹرن ریلوے تیسرے درجے کے مسافروں کے آسائش و آرام اور بسرعت سفر کرنے کیلئے ڈیزل ریل کاریں بہ تعداد کثیر چلانا شروع کرے گی۔ یہ کاریں حسب ذیل مقامات کے درمیان چلیں گی۔

جالندھر شہر اور ہوشیارپور۔ کپورتھلہ۔ ٹانڈہ اڑمڑ۔ دسوہہ۔ لوہیاں خاص اور امرتسر اور نارووال۔ قادیان۔ بٹالہ۔ گورداسپور۔

نیز

فیروزپور۔ موگا تحصیل۔ جگراؤں۔ لدھیانہ۔ فیروزپور بھٹنڈہ۔ دھری۔ سنگرور

ایک کار روزانہ لاہور بھی آیا کرے گی۔ امرتسر سے لاہور ۱۹ بجکر ۵ منٹ پہنچے گی۔ اور جالندھر شہر کے لئے ۲۰ بجکر ۴ منٹ پر روانہ ہوگی۔

ان ریل کاروں کے ذریعہ سفر کرنیوالوں کو بہت آرام ملے گا۔ اور کفایت رہے گی۔ اور امید ہے۔ کہ جلد ہی لوگوں میں یہ کاریں ہر دلعزیز ہو جائیں گی۔ ان ریل کاروں کے اوقات آمد و رفت حسب ذیل ہوں گے۔ جو ۱۵ مئی سے نافذ العمل ہونگے:

جالندھر شہر اور ہوشیارپور کے درمیان

روانگی	آمد	روانگی	آمد
جالندھر شہر ۳ بجکر ۳۰ منٹ	ہوشیارپور ۴ بجکر ۲۲ منٹ	۴ بجکر ۴۰ منٹ	جالندھر شہر ۵ بجکر ۳۲ منٹ
" ۴ بجکر ۳۵ منٹ	" ۵ بجکر ۲۵ منٹ	۶ بجکر ۵۵ منٹ	" ۸ بجکر ۴ منٹ
" ۶ بجکر ۵۵ منٹ	" ۷ بجکر ۱۵ منٹ	۸ بجکر ۱۴ منٹ	" ۹ بجکر ۱۴ منٹ
" ۹ بجکر ۴۰ منٹ	" ۱۰ بجکر ۲۴ منٹ	۱۰ بجکر ۵۰ منٹ	" ۱۱ بجکر ۳۵ منٹ
" ۱۲ بجکر ۲ منٹ	" ۱۳ بجکر ۴ منٹ	۱۳ بجکر ۴۱ منٹ	" ۱۴ بجکر ۱۶ منٹ
" ۱۴ بجکر ۳۵ منٹ	" ۱۵ بجکر ۳ منٹ	۱۵ بجکر ۴۷ منٹ	" ۱۶ بجکر ۴۹ منٹ
" ۱۶ بجکر ۵۹ منٹ	" ۱۸ بجکر ۱ منٹ	۱۸ بجکر ۱۱ منٹ	" ۱۹ بجکر ۱۳ منٹ
" ۱۹ بجکر ۳۳ منٹ	" ۲۰ بجکر ۲۵ منٹ	۲۰ بجکر ۴۰ منٹ	" ۲۱ بجکر ۵۴ منٹ

جالندھر شہر کپورتھلہ اور ٹانڈہ اڑمڑ کے درمیان

روانگی	آمد	روانگی	آمد
جالندھر شہر ۶ بجکر ۵ منٹ	کپورتھلہ ۷ بجکر ۲۲ منٹ		
کپورتھلہ ۷ بجکر ۳۰ منٹ	ٹانڈہ اڑمڑ ۸ بجکر ۴۵ منٹ	۹ بجکر ۲ منٹ	کپورتھلہ ۱۰ بجکر ۱۴ منٹ
" ۱۰ بجکر ۴ منٹ	" ۱۲ بجکر ۵۲ منٹ	۱۲ بجکر ۳۳ منٹ	" ۱۳ بجکر ۴۵ منٹ
" ۱۴ بجکر ۴ منٹ	" ۱۵ بجکر ۲۵ منٹ		

ٹانڈہ اڑمڑ جالندھر شہر دسوہہ لوہیاں خاص کے درمیان

روانگی	آمد	روانگی	آمد
ٹانڈہ اڑمڑ ۱۵ بجکر ۴۰ منٹ	جالندھر شہر ۱۶ بجکر ۴۰ منٹ	۱۶ بجکر ۵۵ منٹ	دسوہہ ۱۸ بجکر ۲۵ منٹ
دسوہہ ۱۸ بجکر ۳۵ منٹ	لوہیاں خاص ۲۱ بجکر ۵ منٹ		
لوہیاں خاص ۵ بجکر ۳۶ منٹ	جالندھر شہر ۶ بجکر ۱۵ منٹ		

جالندھر شہر اور امرتسر کے درمیان

روانگی	آمد
جالندھر شہر ۸ بجکر ۴۰ منٹ	امرتسر ۱۰ بجکر ۱۵ منٹ

امرتسر اور نارووال کے درمیان

روانگی	آمد	روانگی	آمد
امرتسر ۱۰ بجکر ۴۲ منٹ	نارووال ۱۲ بجکر ۵۴ منٹ	۱۳ بجکر ۳۰ منٹ	امرتسر ۱۴ بجکر ۴۰ منٹ
" ۱۵ بجے	" ۱۶ بجکر ۵۴ منٹ	۱۶ بجکر ۵۵ منٹ	" ۱۸ بجکر ۲۰ منٹ

امرتسر بٹالہ اور قادیان کے درمیان

روانگی	آمد	روانگی	آمد
امرتسر ۱۹ بجکر ۵ منٹ	پر قادیان ۲۰ بجکر ۴ منٹ	۲۰ بجکر ۵۰ منٹ	امرتسر ۲۲ بجے
" ۴ بجکر ۳۵ منٹ	" ۵ بجکر ۳۲ منٹ	۶ بجکر ۳ منٹ	بٹالہ ۶ بجکر ۲۷ منٹ
بٹالہ ۶ بجکر ۴۴ منٹ	" ۷ بجکر ۸ منٹ	۷ بجکر ۱۸ منٹ	امرتسر ۸ بجکر ۴۸ منٹ
امرتسر ۹-۵ منٹ	" ۱۰ بجکر ۵۲ منٹ	بٹالہ ۱۰ بجکر ۵۴ منٹ	بٹالہ ۱۱ بجکر ۹ منٹ

بٹالہ گورداسپور قادیان لاہور اور جالندھر کے درمیان

روانگی	آمد	روانگی	آمد
بٹالہ ۱۱ بجکر ۱۹ منٹ	گورداسپور ۱۲ بجے	۱۲ بجکر ۱۰ منٹ	بٹالہ ۱۲ بجکر ۱۵ منٹ
" ۱۳ بجکر ۷ منٹ	" ۱۳ بجکر ۴۶ منٹ	۱۳ بجکر ۵۵ منٹ	" ۱۴ بجکر ۲۵ منٹ
" ۱۴ بجکر ۵۴ منٹ	قادیان ۱۵ بجکر ۱۰ منٹ	۱۵ بجکر ۲۵ منٹ	" ۱۵ بجکر ۱۵ منٹ
" ۱۶ بجکر ۲۰ منٹ	" ۱۶ بجکر ۱۵ منٹ	۱۷ بجکر ۵ منٹ	لاہور ۱۹ بجکر ۵۰ منٹ
لاہور ۲۰ بجکر ۴ منٹ	جالندھر شہر ۲۲ بجکر ۵۰ منٹ		

جالندھر شہر۔ لدھیانہ فیروزپور بھٹنڈہ دھوری اور سنگرور کے درمیان

روانگی	آمد	روانگی	آمد
جالندھر شہر ۶ بجکر ۴ منٹ	لدھیانہ ۷ بجکر ۵۴ منٹ		
لدھیانہ ۸ بجکے	فیروزپور چھاؤنی ۹ بجکر ۲۸ منٹ	۱۱ بجکر ۵۴ منٹ	بھٹنڈہ ۱۳ بجکر ۳۰ منٹ
بھٹنڈہ ۱۳ بجکر ۵۰ منٹ	" ۱۵ بجکر ۳۱ منٹ	۱۵ بجکر ۲۴ منٹ	لدھیانہ ۱۸ بجکر ۱۶ منٹ
لدھیانہ ۱۹ بجکر ۳۰ منٹ	" ۲۱ بجکر ۱۶ منٹ		
فیروزپور چھاؤنی ۵ بجکر ۱۰ منٹ	بھٹنڈہ ۷ بجکر ۲۰ منٹ	۷ بجکر ۳۵ منٹ	سنگرور ۱۰ بجکر ۳۰ منٹ
سنگرور ۱۰ بجکر ۴۰ منٹ	لدھیانہ ۱۲ بجکر ۱۵ منٹ	۱۴ بجکر ۱۰ منٹ	موگا تحصیل ۱۵ بجکر ۳۵ منٹ
موگا تحصیل ۱۵ بجکر ۵۴ منٹ	" ۱۷ بجکر ۱۰ منٹ	۱۸ بجکر ۰ منٹ	جالندھر شہر براہ نکودر ۲۰ بجکر ۱۵ منٹ

جالندھر شہر دھوری۔ پٹیالہ بھٹنڈہ اور رائے ونڈ

روانگی	آمد	روانگی	آمد
جالندھر شہر ۷ بجکر ۰ منٹ	لدھیانہ ۸ بجکر ۱۹ منٹ	۸ بجکر ۹ منٹ	دھوری ۹ بجکر ۵۲ منٹ
دھوری ۱۱ بجکر ۵ منٹ	پٹیالہ ۱۲ بجکر ۱۰ منٹ	۱۳ بجکر ۱۰ منٹ	بھٹنڈہ ۱۶ بجکر ۳۵ منٹ
بھٹنڈہ ۱۷ بجکر ۰ منٹ	فیروزپور چھاؤنی ۱۸ بجکر ۵۵ منٹ	۱۸ بجکر ۵۹ منٹ	رائے ونڈ ۲۰ بجکر ۰ منٹ

رائے ونڈ فیروزپور چھاؤنی میکلوڈ گنج روڈ نکودر لوہیاں خاص جالندھر شہر

روانگی	آمد	روانگی	آمد
رائے ونڈ ۴ بجکر ۰ منٹ	فیروزپور چھاؤنی ۶ بجے	۶ بجکر ۵۳ منٹ	میکلوڈ گنج روڈ ۹ بجکر ۳۰ منٹ
میکلوڈ گنج روڈ ۱۱ بجے	نکودر ۱۶ بجکر ۲۰ منٹ	۱۶ بجکر ۴۰ منٹ	لوہیاں خاص ۱۷ بجکر ۲۵ منٹ
لوہیاں خاص ۱۷ بجکر ۵۳ منٹ	جالندھر شہر ۱۹ بجکر ۵۵ منٹ		

اس نئی سروس کے اجرا کے باعث بعض دیگر ٹرینوں کے اوقات میں حسب ذیل تبدیلیاں عمل میں آئیں گی۔

ٹرین نمبر	از سٹیشن	روانگی	تا سٹیشن	آمد
۳۰۴ ڈاؤن	جالندھر شہر	۱۲ بجکر ۴۰ منٹ	ٹانڈا اڑمڑ	۱۴ بجکر ۷ منٹ
۳۰۴ "	"	۱۹ بجکر ۲۲ منٹ	مکیریاں	۲۱ بجکر ۵۳ منٹ
۳۰۵ اپ	بھوگپور سروال	۱۵ بجکر ۳۱ منٹ	جالندھر شہر	۱۶ بجکر ۵۱ منٹ

ٹرین نمبر	از سٹیشن	روانگی	تا سٹیشن	آمد
۲۶۷ اپ	ہوشیارپور	۱۶ بجکر ۵ منٹ	جالندھر شہر	۱۸ بجکر ۸ منٹ
۲۶۸ ڈاؤن	جالندھر شہر	۷ بجکر ۹ منٹ	ہوشیارپور	۹ بجکر ۴ منٹ
۱۹۴ ڈاؤن	"	۲۰ بجکر ۲ منٹ	"	۲۱ بجکر ۵۰ منٹ
۳۰۴ "	مجیٹھہ	۸ بجکر ۴ منٹ	نارووال	۱۰ بجکر ۵ منٹ
۳۰۹ اپ	قادیان	۱۲ بجکر ۲۰ منٹ	امرتسر	۱۴ بجے
۳۳۴ اپ	جلال آباد	۱۲ بجکر ۴۰ منٹ	جھلیانہ	۱۵ بجکر ۲۵ منٹ
۳۲۴ ڈاؤن	میکلوڈ گنج روڈ	۱۲ بجکر ۱۰ منٹ	فیروزپور چھاؤنی	۱۵ بجکر ۵۴ منٹ
۳۲۶ "	جلال آباد	۷ بجکر ۵۲ منٹ	"	۹ بجکر ۴۰ منٹ
۲۰۱ اپ	جالندھر شہر	۷ بجکر ۴۰ منٹ	کپورتھلہ	۸ بجکر ۱۴ منٹ
۳۸۵ اپ	"	۱۲ بجے	بیجان	۱۳ بجکر ۵ منٹ

جالندھر شہر اور ہوشیارپور لائن پر نیز بٹالہ قادیان لائن پر جو سروس چلے گی۔ وہ مذکورہ بالا ڈیزل ریل کار اور ٹرین سروس پر مشتمل ہوگی۔ یہ سروس ۱۹۴-اپ جو ہوشیارپور اور جالندھر شہر کے درمیان نیز ۳۱۰ ڈاؤن جو بٹالہ قادیان کے درمیان چلتی ہے کے علاوہ ہوگی۔ یہ دونوں گاڑیاں بدستور سابق چلا کریں گی۔

مندرجہ ذیل ٹرینیں اور سٹینیل کوچیں ڈیزل ریل کار سروس کے باعث منسوخ کردی جائیں گی جو فیروزپور چھاؤنی۔ لدھیانہ۔ جالندھر شہر۔ لوہیاں خاص دھوری۔ لدھیانہ اور دوسہ۔ جالندھر شہر کے سیکشنوں پر چلا کریں گی۔

۳۱۰ ڈاؤن اور ۳۱۹-اپ فیروزپور چھاؤنی اور لدھیانہ کے درمیان

۱۷۱-اپ اور ۲۷ ڈاؤن سٹینیل کوچیں جالندھر شہر اور لوہیاں خاص کے درمیان

۳۰۷ اپ اور ۳۰۸ ڈاؤن دھوری اور لدھیانہ کے درمیان

۳۰۵ اپ اور ۲۰۶ ڈاؤن سٹینیل کوچیں دسوہہ اور جالندھر شہر کے درمیان۔ درمیانی سٹیشنوں کے اوقات کے لئے متعلقہ سٹیشن ماسٹروں سے دریافت کیا جائے۔

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۱۲۵-اپ اور ۱۲۶ ڈاؤن مسافر گاڑیاں جو اس وقت سہارنپور اور انبالہ شہر کے درمیان چلتی ہیں۔ بطور تجربہ ۸ مئی ۱۹۳۹ء سے لدھیانہ تک ان کی توسیع کردی جائے گی۔ چنانچہ وہ علی الترتیب۔ لدھیانہ سے اور لدھیانہ تک تا اطلاع ثانی حسب ذیل اوقات کے مطابق چلا کریں گی۔

۱۲۵-اپ	آمد	روانگی	۱۲۶ ڈاؤن	آمد	روانگی
انبالہ شہر	9-40	9-45	لدھیانہ		15-10
سانبھو	9-56	9-58	ساہنا دال	15-27	15-29
راجپورہ	10-9	10-12	دوراہہ	15-37	15-39
سرائے بنجارہ	10-23	10-26	چاوا پائل	...	15-49
سادھو گڑھ	10-36	10-39	کھنہ	16-1	16-6
سرہند	10-47	10-57	گوبند گڑھ	16-15	16-17
گوبند گڑھ	11-8	11-11	سرہند	16-28	16-30
کھنہ	11-20	11-23	سادھو گڑھ	...	16-38
چاوا پائل	11-35	11-38	سرائے بنجارہ	...	16-47
دوراہہ	11-48	11-51	راجپورہ	16-58	17-0
ساہنا دال	11-59	12-2	سانبھو	...	17-11
دھنداری کلاں	12-13	12-15	انبالہ شہر	17-22	17-25
لدھیانہ	12-25				

جنرل منیجر لاہور

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی